غیبت ایک معاشرتی برائی ہے

احمد قمر آف پاکپتن
ثالثہ کلیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی ا لْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ ﴿ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ﴾ (الحجرات : ۱۲)

اخلاق و عادات کی دو قسمیں ہیں:

۱) اچھی عادات

جو دو سخاوت، عدل و انصاف، صدق و سچائی، صبر و قناعت، ذکر و شکر، عفو و درگزر، اخوت و رواداری، تقویٰ و پرہیزگاری، توکل، احسان، رغبت، رہبت، خشیت، انابت، استعانت، اور زہد وغیرہ۔

۲) بری عادات

غرور و گھمنڈ، فخر و تکبر، کذب و جھوٹ، زنا و شراب، بغض و عداوت، کفر و شرک، الحاد (دھریت)، طعن و تشنیع، غیبت و چغلی، عیب جوئی، گلہ شکوہ اور قطع تعلق وغیرہ۔

یوں تو یہ تمام عادات ہی بری ہیں لیکن ان میں سے ایک خاص بری عادت یہ ہے کہ غیبت کی جائے کیونکہ اس بارے میں بہت زیادہ سخت وعید ہے۔

غیبت کی جامع تعریف

"عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ "قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوْا: اَللّٰہُ

وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ۔" (مشکوۃ: ص ۴۱۲، ج ۲)

غیبت کی جامع تعریف کے متعلق اوپر والی حدیث سے استدلال ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تو صحابہؓ نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "کہ کوئی اپنے بھائی کا تذکرہ ان الفاظ سے کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو"۔

غیبت باعث عذاب قبر ہے

حدیث میں اس کی وعید ان الفاظ سے آئی ہے۔ ((عَذَابُ الْقَبْرِ ثَلَاثَةُ جُزْءٌ مِّنَ الْغِيْبَةِ وَجُزْءٌ مِّنَ النَّمِيْمَةِ، وَجُزْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ)) اس حدیث میں قبر کے عذاب کی وعید تین شخصوں کے متعلق آئی ہے ایک جو غیبت کرتا ہے، دوسرا جو چغلی کرتا ہے۔ تیسرا جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا۔

غیبت کی مذمت احادیث کی روشنی میں

۱۔ ایک دفعہ سخت بو پھیلی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے، جو غیبت کرتے ہیں۔

۲۔ غیبت سے بچو، یہ زنا سے بھی زیادہ بد تر ہے۔ (ابن حبان)

۳۔ آپس میں حسد اور بغض نہ کرو اور نہ ہی بیع پر بیع کرو۔ کسی کی غیبت بھی نہ کرو اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔ (بخاری و مسلم)

۴۔ معراج کی رات آپ ﷺ کا گزر ایسے گروہ سے ہوا جو اپنے چہروں سے گوشت نوچ رہے تھے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے۔

۵۔ غیبت کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی، جب تک اس سے معافی نہ مانگ لی جائے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

غیبت کے معاشرتی اثرات

غیبت ایسی برائی ہے کہ کوئی معاشرتی برائی اس کو نہیں پہنچتی۔ یہ انتہائی مذموم ترین فعل ہے۔ معاشرے میں شدید فتنہ و فساد کا باعث بنتی ہے۔ اس کے نقصانات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نفرت: غیبت سے لوگوں میں ایک دوسرے سے اخوت کی بجائے نفرت پھیلتی ہے۔ رواداری، رحم دلی، باہمی الفت و محبت اور شفقت کا خاتمہ ہو جاتا ہے لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہونا، معاشرہ میں سخت قسم کا بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

۲۔ بزدلی: غیبت سے آدمی میں بزدلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ایسے شخص کا سامنا نہیں کر سکتا جس کی اس نے غیبت کی ہو۔ غیبت کی کثرت سے وہ شخص اخلاقی لحاظ سے تباہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ تعصب: غیبت سے تعصب اور دشمنی پھیلتی ہے جس کی غیبت ہوتی ہے وہ ہمیشہ اس شخص کے عیوب و نقائص کی ٹوہ میں رہے گا کہ کسی وقت اپنے تعصب کی آگ بھڑکائے اور اپنا بدلہ چکالے، یہ یقیناً انتہائی بری عادت ہے۔

۴۔ عمدہ اخلاق کا خاتمہ: اگر کوئی آدمی کسی کی برائی بیان کرتا ہے تو دوسرا شخص اپنی برائی کا دفاع اور دوسرے کی برائی کو جگہ جگہ پھیلاتا پھرتا ہے اس طرح معاشرے میں طرح طرح کی برائیاں اور لڑائی جھگڑے پھیلاتا ہے۔ وہ شخص اللہ کے ہاں بھی مجرم ہے اور معاشرہ میں برائی پھیلانے کا سہرا بھی اسی کے سر ہے۔ عمدہ اخلاق کی تباہی اور احسن کردار پر سیاہ دھبہ ہے۔ غیبت کرنے والا آدمی کبھی بھی آرام و سکون سے نہیں بیٹھتا۔

غیبت کا کفارہ

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوگی جب تک اس نے اس سے معافی نہ مانگ لی، جس کی اس نے غیبت کی ہو۔

وہ باتیں جو غیبت میں شمار نہیں ہوتیں

۱۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی شکایت، ہر اس آدمی کے سامنے کرنا جس سے اس کے رفع

کی امید ہو۔

۲۔ فتویٰ لینے کی غرض سے مفتی کے سامنے واقعہ بیان کرنا۔

۳۔ اصلاح کی نیت سے کسی گروہ کی برائیوں کا ذکر کرنا، ان لوگوں کے سامنے جو ان کی اصلاح کر سکیں، ان سے اصلاح کرنے کی بھرپور امید ہو۔

۴۔ لوگوں کو خبردار کرنا، کہ اس کے شر سے بچا جا سکے جیسے شادی بیاہ کے موقع پر۔

۵۔ جو لوگ برے لقب سے مشہور ہوں، وہ تعریف کی غرض سے استعمال کرنا۔ تنقیص مقصود نہ ہو۔

ضروری اعلان

اس سال مدرسہ رحمانیہ سے فارغ ہونے والی جماعت (رابعہ کلیہ) کے لئے بروز بدھ ۱۸ جنوری ۱۹۹۵ء بعد نماز عشاء عظیم الشان پروگرام منعقد ہو رہا ہے جس میں انہی فارغ ہونے والے طلبا کی تقاریر ہوں گی۔ بعد ازاں ثالثہ کلیہ کے طلبہ اپنے رخصت ہونے والے بھائیوں کو الوداعی پارٹی دیں گے۔

بقیہ: علم تجوید کی اہمیت

۲۔ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ۔" لیکن آج لوگ اس سے بہت بے رغبتی کرتے ہیں۔ اوروں کا کیا کہنا ہے، ہمارے اکثر علماء قرآن پڑھنے میں غلطیاں کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس علم کو حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!